



میں نہ اراد کیا تھا کہ غیل (ایام رضاعت یا حمل میں جماع کرنے سے لوگوں کو منع کردوں، پھر مجھ یاد آیا کہ روم اور فارس کے لوگ ایسا کرتے ہیں اور اس سے ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا)

عکاشہ رضی اللہ عنہا کی بہن، جذام بنت و اب رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے ہمراہ، رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ فرما رہے تھے کہ میں نہ اراد کیا تھا کہ غیل (ایام رضاعت یا حمل میں جماع) کرنے سے لوگوں کو منع کردوں، پھر مجھ یاد آیا کہ روم اور فارس کے لوگ ایسا کرتے ہیں اور اس سے ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ پھر صحابہ کرام نے آپ سے ”عزل“ کے متعلق پوچھا، آپ نے فرمایا: وہ تو خفیہ طور پر زندہ گاڑ دینا۔ عید اللہ نے مگری سے اپنی روایت میں وَاِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ”اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا“ کا اضافہ کیا۔

[صحیح] [اسے امام مسلم نے روایت کیا]

اس حدیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نبی نے شوہر کو زمانہ رضاعت میں بیوی کے قریب جانے اور اس سے مبستری کرنے سے منع کر دینے کا ارادہ فرمایا کیونکہ عرب میں یہ بات مشہور تھی کہ پیدا ہونے والی اولاد کو اس کی وجہ سے نقصان پہنچتا ہے، پھر آپ نے اس ارادے کو اُس وقت ترک کر دیا جب فارس اور روم جیسے بعض لوگوں میں اس کا نقصان نہ ہونا، آپ کے نزدیک ثابت ہو گیا۔ پھر آپ سے اُس شوہر کے بارے میں دریافت کیا گیا جو (انزال کے وقت) اپنی منی کو بیوی کی شرمگاہ کے باہر خارج کر دیتا ہے، چنانچہ آپ نے اس عمل کو ان اہل جاہلیت کے عمل سے تشبیہ دی جو اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کیا کرتے تھے اور دونوں اعمال میں فرق یہ ہے کہ پہلا عمل خفیہ طور پر اور دوسرا علی الاعلان کیا جاتا ہے۔

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/58100>



النجاه الخيرية
ALNAJAT CHARITY

